حکومت سندھ

محکمہ آبپاشی

زیریں کوہستان ریجن کے چھوٹے ڈیموں

آسابو، جنئی، حب ۱ ۔۲ اور ۳ کیلئے/ ٹیکھو ۱۱۱،پیپر باریچہ، غلام مصطفی،کمال شودو،موسی شورو،پرکھانی،کنڈ نئی

ماحولیاتی وسماجی اثرات کی جائزہ رپورٹ کا خلاصہ

اضافی مالی اعانت برائے سندھ ریزیلینس پراجیکٹ (ایس آر پی)

اریگیشن کمپونینٹ **(P173087)**

فروری ۲۰۲۲
پراجیکٹ مینجمنٹ ٹیم،سندھ ریزیلینس پراجیکٹ
(اریگیشن کمپونینٹ)
کریڈٹ نمبر5888-PK

خلاصہ

حکومت سندھ نے محکمہ آبپاشی سندھ (ایس آئی ڈی)اورصوبائی ڈزاسٹر مینیجمنٹ اتھارٹی(پی ڈی ایم اے)کے ذریعے عالمی بینک کے تعاون سے سندھ ریزیلینس پراجیکٹ(ایس آر پی) پراجیکٹ شروع کیا ہے۔ ایس آر پی منصوبے میں دریائے سندھ کے کنارے موجود مٹی کے پشتوں کی بحالی/بہتری اور صوبے کے خشک سالی اور کم پانی والے علاقوں میں بارش کے پانی کے ذخیرے کیلئےچھوٹے ڈیموں کی تعمیر شامل ہے۔ ایس آر پی منصوبےکےتحت آخری دو سالوں کے دوران 14 ڈیم تعمیر کیے گئے تھے۔ اب عالمی بینک کے اضافی تعاون سے حکومت سندھ بارش کے پانی کے ذخیرے کیلئے بارہ 12 چھوٹے ڈیم ٹیکھو ۱۱۱،پیپر باریچہ، غلام مصطفی،کمال شودو،موسا شورو،پرکھانی تحصیل تھانہ بولان خان ضلع جامشورو ،کنڈ نئی،آسابو، جنئی، حب ۱ ۔۲ اور ۳ تحصیل شاہ مرید ضلع ملیر کی تعمیر کا پراجیکٹ بنارہی ہے۔

چھوٹے ڈیموں کے تمام مجوزہ مقامات کھیرتھر کے محفوظ قرار دہوئے علاقےکےپی اے سی - کھیرتھر پراٹیکٹڈ ایریاکمپلیکس کی حدود میں شامل ہیں۔اسمیں ٹیکھو تھری، پیپرباریچہ،کنڈنئی اور آسابو شامل ہیں جبکہ دیگر غلام مصطفی،کمال شودو، جنئی ڈیم محال اور حب ڈیم وائلڈ لائف سینکچیریز کھیرتھر نیشنل پارک میں واقع ہیں جبکہ موسا شورو، پرکھانی اور حب ۱،۲ اور ۳ ڈیمز کے مقامات کیر تھر پروٹیکٹڈ ایریاکےبفرزون میں واقع ہیں۔.

۔ان منصوبوں کی ماحولیاتی درجہ بندیعالمی بینک کی حفاظتی پالیسیوں ایس ایم ایف کی سماجی تشخیصی فہرست کےمطابق کی گئی ہیں۔مجوزہ ڈیموں کا ذخیرہ25 ملین کیوبک میٹر سےکم ہے اور آبی ذخائر کا رقبہ 1.86 ایم سی ایم سے بھی کم ہے، ذخیرے کا رقبہ 4 کلومیٹر سے بھی کم ہے۔اس لئے تمام مذکورہ ڈیم آئی ای ای اور ای ائی اے ریگولیشنز 2014 کے شیڈول کےمطابق ہیں ۔یہ تمام سب پراجیکٹ شیڈول' ون' کےتحت ہیں ان کیلئےتکنیکی حوالے سےآئی ای ای بنانے کی ضرورت ہوتی لیکن تمام مذکورہ ڈیم محفوظ قراردئےگئےمقامات پر ہیں اس کے لئے عالمی بینک کےاصولوں کےتحت ای ایس آئی اےتیار کیاگیاہے۔ای ایس آئی اے -منصوبے والے علاقوں کی طبعی ، حیاتیاتی ، سماجی، معاشی اورماحولیاتی پہلوؤں کی معلومات پیش کرتا ہےاور ممکنہ سماجی و ماحولیاتی منفی اثرات کو ختم کرنے کے لئے منصوبے کے نفاذ کے دوران تخفیفی اقدامات کا ایک مجموعہ فراہم کرتا ہے۔

ان منصوبوں کے مقامات کوہستان ریجن میں ہیں۔ کوہستان کھیرتھر کا ایک پہاڑی علاقہ ہے یہاں زمینی اور پہاڑی علاقے ہیں۔اردگرد کی چٹانوں پرمٹی اور پیڑپودے ہیں۔موسم گرما میں ماہ جون سےماہ اگست میں ہونےوالی بارشوں میں ان پہاڑیوں پر گھاس اگنے سے ان کی اصل اہمیت کا اندازہ ہوتاہے کہ یہ زمین کاشتکاری کےقابل ہے۔ کوہستان کی پہاڑیوں سے نکلنے والے متعددچھوٹے چھوٹےنالےاور ندیاں نیچےکےعلاقے تک جاتے ہیں جہاں خشک زمین پر مقامی کاشتکاریہ پانی روک کر فصلیں اگاتے ہیں ۔منصوبے کے علاقوں میں بسنےوالی مقامی آبادیاں زیر زمین پانی کو آبپاشی کیلئے استعمال کرتےہیں۔ کوہستان کے مختلف علاقوں میں زیرزمین پانی کی گہرائی 150سے 350 فٹ تک ہے اگر دوسال تک بارش نہ ہو تو یہ زیر زمین پانی خشک ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے مقامی آبادی کیلئے فصلیں ناپید ہوجاتی ہیں -

---

کھیرتھر پروٹیکٹڈ ایریاز کمپلیکس 4,350 اسکوائرمیٹرتک پھیلا ہوا ہے، جو سندھ کے جنوب مغرب میں کوہستان میں واقع محفوظ قرار دئےگئے علاقوں کھیرتھر نیشنل پارک ، محال کوہستان وائلڈ لائف سینکوری ، حب ڈیم وائلڈ لائف سینکچوری سرجان، سمبک، ایریا، اور ہوتھیانو گیم ریزرو پر مشتمل ہے۔

کوہستان کےنچلے علاقے میں پانی کیلئے ذخیرے کیلئے بنائےجانےوالے ان ڈیموں کی تعمیر سے زیر زمین پانی کی دستیابی کو طویل عرصے تک برقرار رکھے گا۔ ڈیموں میں جمع ہونے والا پانی رینج لینڈ کے قریب مقامی مویشیوں کو پینے کے پانی کی سہولت فراہم کرے گا۔ یہ تعمیرات سیلاب کی رفتار کو کم کریں گی، اور زمین کے کٹاؤ، عوامی سہولیات جیسے لنک روڈ، بجلی کے کھمبے اور مقامی انسانی بستیوں کے نقصانات کم ہوں گے۔

یہ ESIA ذیلی پروجیکٹ کے علاقوں کے موجودہ طبعی، حیاتیاتی، معاشرتی معاشی اور ماحولیاتی پہلوؤں پر معلومات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ قابل قبول حد تک ماحولیاتی اور سماجی منفی اثرات کو ختم کرنے کے لیے پروجیکٹ کے نفاذ اور تعمیرات کے دوران تخفیف کے اقدامات کا ایک مجموعہ فراہم کرتا ہے۔ ذیلی منصوبے کے علاقے سندھ کے کوہستان علاقے میں واقع ہیں۔ ان علاقوں میں مقامی بستیاں بھی پینے اور آبپاشی کے لیے زیر زمین پانی استعمال کر رہی ہیں۔پانی کی عدم دستیابی کے باعث علاقے کی زراعت متاثر ہو رہی ہے۔ برساتی پانی سے پیدا ہونےوالی فصلوں والےعلاقوں میں نمی کے دباؤ کی وجہ سے پیداواری صلاحیت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ باجرا، جوار، اور ارنڈ کی پھلیاں موسم گرما میں برسات میں کاشت کی جانے والی اہم روایتی فصلیں ہیں، جب کہ سردموسم میں سرسوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ انسانی خوراک کیلئے اناج پیدا کرنے کے علاوہ، یہ فصلیں مویشیوں کے کھانے کے لیے ڈنٹھل/فصل کی باقیات کا بنیادی ذریعہ ہیں۔

مویشی مقامی آبادی کا اہم اثاثہ ہیں،ان علاقوں میں پینے کے پانی اور نباتات کی کمی سے مویشیوں کی صحت بھی شدید متاثر ہورہی ہےاور دودھ کی پیداوار میں بھی کمی آئی ہے جس سےمقامی افراد کی غذائی ضروریات اور آمدنی پر سنگین اثرات مرتب ہورہے ہیں۔پانی کی قلت والے ان علاقوں کے مقامی افراد چارے کی عدم دستیابی کی وجہ سے اپنے مویشیوں کو ان علاقوں میں منتقل کرنے پر مجبور ہوتےہیں جہاں پانی دستیاب ہوتاہے۔پینے کےپانی کی قلت کےباعث مقامی خواتین تقریبا دو سے تین کلومیٹر دور سے پیدل سفر کرکے پانی لانے پر مجبور ہیں۔ڈیموں کی تعمیر سے پینے کےپانی کا مسئلہ حل ہوجائےگا۔اور یہ پانی طویل مدت تقریبا سال بھرکیلئےمیسر ہوجائےگا۔

ان ڈیموں کی تعمیرات سے 1,965گھرانوں پر مبنی 13,485 افراد پر مشتمل آبادی کو فائدہ ہوگا۔ان تمام منصوبوں کے لئے کسی بھی نجی اراضی کے حصول کی ضرورت نہیں کیونکہ برساتی نالے سرکاری

ملکیت ہیں۔ مزید یہ کہ یہاں کسی عمارت کو مسمار کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی دوبارہ آبادکاری کامسئلہ درپیش ہوگا کیونکہ یہ منصوبےکم آبادی والےعلاقوں میں ہیں۔اس سے عارضی طورپرسماجی وماحولیاتی اثرات صرف نجی ملکیت یا سرکاری ملکیت والی غیر منقولہ اراضی کے کیمپوں کی تعمیر/ کھدائی کے مال کا استعمال اور بیرونی افرادی قوت کی آمد، نباتات کا نقصان اور ملازمین کی صحت اور تحفظ کےعارضی مسائل پیدا ہوسکتے ہیں جس کے لئے ای ایس آئی اے -ماحولیاتی و سماجی انتظامی پراجیکٹ تیار کیاگیاہے۔ تعمیراتی سامان کی نقل و حمل کے لئے موجودہ سڑکوں کا استعمال کیا جائے گا ۔

چھوٹے ڈیموں کی تعمیرات کے مقامات کے انتخاب کیلئے ماہرین کی جانب سے کوہستان کے خطے کا سروے کیاگیا ڈیموں کے مقامات کی نشاندہی کیلئے علاقوں کے سروے کےبعد63میں سے 45 کا انتخاب کیاگیا حتمی انتخاب سے قبل ان مقامات کی سماجی و ماحولیاتی تشخیص بھی کی گئی ہے ۔کنسلٹنٹ ایس آر پی عملے کی طرف سے کلائنٹ کے عملے کے ساتھ ان تشخیص شدہ ڈیم سائٹس پر تحقیق سے حاصل ہونےوالے نتائج کی روشنی میں چناگیا ہے کوہستان میں آری پیر،سریشی اور ٹیکھو ڈیم کی تعمیر کےبعد مقامی آبادی کی جانب سے مزید ڈیموں کی تعمیرات کیلئے درخواست کی گئی تھی۔

یہ تمام ڈیم سائٹس ای پی اے سندھ اور ڈبلیو ڈبلیو ایف اور محکمہ جنگلی حیات سندھ کی جانب سےتوثیق شدہ ہیں۔سندھ ای پی اے کی جانب سےڈیموں کےمقامات پر عوامی سطح پر مشاورت کی گئی اور دس ماہرین پر مشتمل کمیٹی نے اس کا مکمل جائزہ لیا اور بعد میں اسی دستاویز پر این او سی جاری کیاگیا۔ان میں سے کچھ ڈیم کے مقامات محکمہ جنگلی حیات سندھ کی جانب سے تجویز کئےگئےتھے جبکہ محکمے کی جانب سے سائٹس کا مکمل جائزہ لینےکےبعداسکے لئے این او سی جاری کیا جاچکاہے۔

چھوٹے ڈیموں کے ذیلی منصوبوں میں 22 فٹ اونچے مٹی کے پشتوں اورا سپل ویز کے کنکریٹ ڈھانچے کی تعمیر شامل ہے۔ تعمیرات سے متعلق اثرات جیسے فضائی آلودگی، شور کو کمیونٹی وسائل پر اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے ۔پہلے مرحلے میں کھیرتھر نیشنل پارک میں تعمیر کئےگئے ڈیمو ں سے زیر زمین پانی کی سطح 150 فٹ سے 200 فٹ تک پہنچ گئی ہے جس سے مقامی کمیونٹی،جنگلی حیات مویشیوں اوردیسی و پردیسی پرندوں کو قریبی کنوؤں کے ذریعے پانی کی فراہمی ممکن ہوئی۔ منصوبوں کی تعمیروالے علاقوں میں قدرتی نباتات،جنگلی حیات اور ان مقامات کے ماحولیات متاثر نہیں ہوں گے بلکہ خشک سالی والے دنوں میں مقامی افراد اورمویشیوں سمیت پرندوں اور دیگر جنگلی حیات کیلئے پینے کا

پانی دستیاب ہوگا۔مذکورہ ڈیم کی تعمیرات والے علاقوں میں پیڑ پودوں اور جنگلی حیات کے ماحولیاتی مقامات پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ خشک سالی میں ان کیلئے پانی کی فراہمی ممکن ہوسکے گی جو یہاں کے قدرتی ماحول کیلئے مفید ثابت ہو گی اس کی تعمیرات کے دوران منفی اثرات سامنے آسکتے ہیں جو عارضی نوعیت کے ہوں گے وہیں اس دوران ٹھیکیدار کو رپورٹ میں تجویز کئے گئے تمام تر اقدامات پر سختی سے عملدرآمد کرنا ہوگا۔

تعمیرات کے دوران ہونے والے ممکنہ منفی اثرات کو گاڑیوں اور مشینری کے معائنے اور ان کی دیکھ بھال کے ذریعے کم کیا جاسکتا ہے بھاری سامان کے لئے شور کم کرنے والے آلات ،مفلروں کا استعمال ،کچی سڑکوں پر پانی کا چھڑکاو تعمیراتی ملبے/بقایاجات سے ہونے والے منفی اثرات پر قابو پانا ،آلودہ پانی کیلئے ٹریٹمنٹ، سینیٹری ذخیرے کے ذریعے ٹھوس فضلہ پر قابو پانا اوراسے ضائع کرنے کیلئے اسے ایک جگہ اکٹھاکرناہے۔تعمیراتی کام کے دوران کسی بھی مشینری، آلات استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ یہ ڈیم بارش کے پانی کے ذخیرے کیلئے بنائے جائیں گے۔

ان نمونوں کی جانچ سندھ انوائرمنٹ کوالٹی اسٹینڈرڈ ۲۰۱۶ کے مطابق کی گئی ۔تجزیوں کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ تمام نقصاندہ نمکیات انتہائی نچلی سطح پر ہیں جبکہ کولیفارم کی موجودگی تشویش کا باعث ہے جسے تعمیراتی عملے کیلئے واٹر فلٹریشن سسٹم کے ذریعے بہتر بنایاجاسکتاہے تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس کے علاوہ وہاں مزید کوئی کیمیائی مواد موجود نہیں ہے۔

تعمیراتی مدت کے دوران ٹھیکیدار کو رپورٹ میں تجویز کئے گئے تمام اقدامات پر مکمل عملدرآمد کرواناہوگا۔منفی اثرات کو گاڑیوں اور مشینری کے معائنے اور دیکھ بھال کے ذریعے کم کیا جاسکتا ہے بھاری سامان کے لئے شور کم کرنے والے آلات یا مفلروں کا استعمال ،غیر پختہ سڑکوں پر پانی کا چھڑکاو ،تعمیراتی ملبے/بقایاجات سے ہونے والے منفی اثرات پر قابو پانا اور آبی آلودگی کے خاتمے ، گندے تیل کو مناسب طریقے سے ذخیرہ کرنے ،آلودہ پانی کیلئے ٹریٹمنٹ، ٹھوس فضلہ پر قابو پانا اوراسے ضائع کرنے کیلئے اسے ایک جگہ جمع کرنا شامل ہے۔اس منصوبے پرکام کرنے والے ملازمین کی صحت وحفاظت کو مسلسل معائنے کے ذریعے یقینی بنایاجائے گا تاکہ بیماریوں اورحادثات کی روک تھام ، مزدوروں اور مقامی افراد میں آگاہی پیدا کرنے ، صفائی کے اقدامات ، کوویڈ 19 کے انتظام و نگرانی اور ہنگامی

ردعمل اور بچاؤ کے طریقہ کارپر عملدرآمد ، مناسب سینیٹری سہولیات کی فراہمی ، پینے کے پانی کی فراہمی ، اور مزدوروں کے لئے کوڑےدان کی فراہمی وغیرہ ۔

ان مذکورہ منصوبوں پر عملدرآمد کیلئے تخفیفی اقدامات ہر عملدرآمد کا طریقہ کار ای ایس ایم پی میں تفصیلی پیش کیاگیاہے ای ایس آئی اے کے ذریعے ان اقدامات کے عملدرآمد کرنے کے بعد منصوبوں کا علاقوں پر طبعی، حیاتیاتی یا سماجی و معاشی ماحول پر کوئی خاص اور دیرپا منفی اثر نہیں ہوگا ، بلکہ اس کے مثبت اثرات مرتب ہونگےاور پائیدار ترقی ہوگی۔

یہاں یہ چھ ڈیم پیری باریچہ،سنگچت جو فیز ۳،آڑی پیر فیز ۱ اپرمول ۱۱ موسا شورو، پرکھانی مشترکہ سالانہ 1501ایکڑ فٹ کےحساب سے اسی طرح دیگر ڈیموں کے اپنے علیحدہ کیچمنٹ کے مقامات ہیں ۔یہ چھوٹے ڈیم دریائے مول کے پانی کا بہاؤ کم کریں گے اور دریائے مول میں پانی کی مقدار 16497 (ایکڑ فٹ) ہے اس لیے زمینی پانی کے ذخیرےکے لیے صرف 9.1 فیصد پانی روکا جائے گا۔ اس علاقے میں دیگر چھوٹے ڈیموں کے علاوہ مذکورہ 12ڈیم بھی زیریں دریا پر منفی اثر نہیں ڈالیں گے، کیونکہ اس مقام پر دیگر ڈیموں کی تعمیر کیلئے بھی کافی صلاحیت موجود ہے۔ڈیم ٹوٹنے کےمطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیاہےکہ تمام بارہ (12) ڈیموں کےذخائر کا رقبہ چھوٹا ہےجو1.12 اسکوائر سے زیادہ نہیں ہے۔ اس طرح، موساشورومیں 283 اسکوائر میٹر کا علاقہ بدترین سیلابی صورتحال میں ڈوب سکتاہے متاثرہ افراد کی تعداد 749,808 ہوسکتی ہے جبکہ دیگر پر اس کا کم اثر ہوگا ۔موساشورو ڈیم پراونچے سیلاب کی صورت میں آبادی کا ایک بڑا حصہ متاثر ہو سکتا ہے۔ تمام ڈیموں کے لیے ہنگامی پلان مرتب کیا جائے گا۔

ڈیموں کی تعمیرات کے دوران متوقع نقصان کے تخمینے کیلئےنا صرف ان ڈیموں کےمقامات کا دورہ کیا گیا۔ کیچمنٹ کاہیکڑاس اور گوگل نقشے سے جائزہ لیا گیا ہے100 سالہ سیلاب سےڈیم ٹوٹنے کی صورت میں ہونےوالے ممکنہ نقصانات کا جائزہ لیاگیا ہے ان میں درختوں، زرعی اراضی ، ہینڈ پمپوں اور آثار قدیمہ کے مقامات کے ممکنہ اثرات کاجائزہ بھی شامل ہے۔ ڈیموں کی تعمیر سےیہ ممکنہ نقصانات عارضی نوعیت {4 سے 8 ہفتے}کےلئے ہوں گےاس دوران زمین پانی کو جذب کرلےگی۔ان ڈیموں کی تعمیرات سےصرف ۱۲ غیرپختہ سڑکیں اور ۱۱۱ درخت متاثرہوں گے۔ ای ایس ایم پی دستاویز میں کسی بھی قسم کے نقصانات

سے نمٹنے کیلئے اورغیر متوقع اخراجات کیلئےسماجی سطح پر کمیونٹی /مقامی افراد کیلئے عارضی طور پر رکھی گئی ہے۔ان تمام تر اقدامات کی نگرانی کے لئے فیلڈ اسٹاف کی تربیت،عملدرآمد اور لاگت کا تخمینہ اور شکایات کے ازالے کا طریقہ کار(جی آر ایم)کے تحت ایک خاص وضاحت پیش کی گئی ہے ای ایس ایم پی - کو اسٹیک ہولڈرزاور مقامی افراد کی مشاورت سے تشکیل دیا گیاہے۔ ماحولیاتی و سماجی تحفظ سے متعلق نگرانی کی جائے گی تخفیف کے منصوبوں کو باقاعدگی اور موثر انداز سےنفاذ کیلئے اسے تین مرحلوں میں انجام دیاجائےگا۔

پروجیکٹ مینجمنٹ ٹیم (پی ایم ٹی) کی سطح پرسماجی اور ماحولیاتی ماہرین منصوبےکی حفاظتی نگرانی کریں گےتاکہ یہ یقینی بنایاجاسکے کہ تخفیف کے منصوبوں پر موثر انداز میں اقدامات کئےجارہے ہیں، یہ ماہرین باقاعدگی سے فیلڈ وزٹ کریں گے۔ فیلڈ لیول پر ، پروجیکٹ متعلقہ اسٹاف کے ذریعہ حفاظتی نگرانی کی جائے گی۔ تیسری سطح پر آئی ایس ایس سی عملدرآمد کنسلٹنٹس اور پی ایم ٹی کا ای ایس ایم یو ای ایس آئی اے کے حصے کےطور پر ای ایس ایم پی کے نفاذ کے لئے ماہانہ ، سہ ماہی اور سالانہ رپورٹس تیار کرے گاپروجیکٹ مینجمنٹ ٹیم (پی ایم ٹی)، پروجیکٹ ڈائریکٹر کی سربراہی میں محکمہ آبپاشی سندھ پر ایس آر پی پروجیکٹ کو عملی جامہ پہنانے کی مکمل ذمہ داری ہے۔پراجیکٹ مینجمنٹ ٹیم (پی ایم ٹی) کو ماحولیاتی و سماجی انتظامی یونٹ ای ایس ایم یو- کی معاونت حاصل ہے اسے پی ایم ٹی میں قائم کیاگیاہے۔پی آئی ایس ایس سی نےای ایس ایم پی منصوبے کی نگرانی اور معاونت کیلئے کنسلٹنٹس کی خدمات حاصل کی ہیں۔ان کنسلٹنٹس کے پاس بھی ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کےلئے ماہرین،اور تعمیراتی ٹھیکیدار کے پاس ماحولیاتی، سماجی اور صحت کےافسران بھی موجود ہونگے۔تخفیفی اقدامات پرعملدرآمد کیلئے ڈیم کے تعمیراتی معاہدوں میں مناسب شقیں شامل کی گئی ہیں - پی ایم ٹی ذیلی منصوبے کی سرگرمیوں کی بیرونی نگرانی یا تھرڈ پارٹی کی توثیق کیلئے ماحولیاتی/سماجی نگرانی اور تشخیصی کنسلٹنٹس (ای ایس ایم ای سی) کو بھی شامل کیاجائےگا۔

ایک اندازے کے مطابق بارہ ڈیموں کی تعمیرات کےلئے ان مقامات پر 111درخت گرائے جائیں گے ان درختوں میں کوئی بھی درخت آئی یو سی این کی جانب سے خطرے میں رہنےوالے درختوں کی تیارکردہ فہرست میں شامل نہیں ان کےگرانے سےکسی بھی محفوظ قراردئےگئے جانداروں کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔گرائےگئےدرختوں کے متبادل 5 گنا اضافی درخت اگائےجائیں گے فی درخت کی قیمت ایک ہزار

روپےجبکہ مکمل لاگت 5لاکھ 55 ہزار روپے بنتی ہے۔اس کیلئے173,578,950 کی رقم کا خصوصی بجٹ رکھاگیاہے۔اورای ایس آئی اےسمیت کورونا وبا سے بچاو کے اقدامات کے اخراجات بھی شامل ہے۔ہر ڈیم سائٹ کےمقامی افراد کی فلاح اور امداد کیلئے 7،000،000 روپے کی رقم عارضی طور پر شامل کی گئی ہے اسے ہر ڈیم کے ای ایس ایم پی بل میں عارضی طور پر بی او کیو آئٹم کےطور پر شامل کیاگیاہے۔